عکس مبنی بر خود نوشت خطی نسخۂ مصنف محفوظہ در کتابخانۂ
خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف، پاکستان

اثبات المولد والقیام

تصنیف

حضرت شاہ احمد سعید مجددی دہلوی ف ۱۲۷۷ھ / ۱۸۶۰ء

بامقدمہ

محمد اقبال مجددی

مکتبہ سراجیہ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ
موسیٰ زئی شریف
ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان

عکس مبنی بر خود نوشت خطّی نسخہ مصنّف مخزونہ در کتابخانہ
خانقاہِ احمدیہ سعیدیہ موسٰے زئی شریف، پاکستان

اثبات المولد والقیام

تصنیف

حضرت شاہ احمد سعید مجدّدی دہلوی ف ۱۲۷۷ھ / ۱۸۶۰ء

با مقدمہ

محمّد اقبال مجدّدی

مکتبہ سراجیہ خانقاہِ احمدیہ سعیدیہ
موسیٰ زئی شریف
ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان

سلسلہ مطبوعات نمبر ۶

کتاب ... ... اثبات المولد والقیام (عربی)
مؤلف ... ... حضرت مولانا شاہ احمد سعید مجددی دہلوی ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ
تحقیق ... ... محمد اقبال مجددی
طبع اوّل ... ... ۱۳۹۹ھ / ۱۹۷۹ء
قیمت ... ... تین روپے

مجوب پرنٹنگ کارپوریشن ۹ سرکلر روڈ لاہور

ملنے کے پتے

۱- مکتبہ سراجیہ، خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف
ضلع ڈیرہ اسماعیل خان (پاکستان)

۲- حضرت مولینا حافظ محمد سعید صاحب سراجی، مجددی
صدر مدرس جامعہ قادریہ، جامع مسجد رحیم یار خان

۳- میاں احمد معرفت قاری حافظ شاہ نواز صاحب خطیب
جامع مسجد سیداں والی - گیلانی اسٹریٹ، پاکستانی چوک
اچھرہ روڈ - اچھرہ، لاہور

مقدمہ

مؤلفِ رسالہ

حضرت شاہ احمد سعید مجددی رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت شاہ ابوسعید رحمۃُ اللہ علیہ کے فرزند اکبر ہیں۔ اسم گرامی احمد سعید اور کنیت ابوالمکارم ہے، آپ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ (ف ۱۰۳۴ھ ۱۶۲۴ء) کی اولاد مبارک سے تھے۔ [۱]

یکم ربیع الاخر ۱۲۱۷ھ / ۳۱ جولائی ۱۸۰۲ء کو ریاست رام پور میں پیدا ہوئے، اور وفات ظہر و عصر کے مابین بروز سہ شنبہ ۲ ربیع الاول ۱۲۷۷ھ / ۱۸ ستمبر ۱۸۶۰ء مدینہ منورہ میں ہوئی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گنبد سے متصل جانب قبلہ سپردِ خاک ہوئے آپ کی عمر ۵۹ سال تھی۔ قرآنِ پاک کے حافظ تھے۔

جب آپ کے والدِ ماجد حضرت شاہ غلام علی قدس سرہٗ سے بیعت ہونے کے لئے دھلی گئے تو آپ بھی اُن کے ساتھ تھے اور حضرت شاہ صاحب سے بیعت ہوئے اس وقت آپ کی عمر دس سال پوری نہیں ہوئی تھی، شاہ صاحب آپ پر نہایت مہربان تھے اور اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میں نے لوگوں سے ایک بچہ طلب کیا کسی نے نہیں دیا، ابوسعید نے میری طلب پوری کردی اور اپنا بیٹا مجھے دے دیا۔

حضرت شاہ احمد سعیدؒ نے حضرت شاہ غلام علیؒ سے کتب تصوف سبقاً پڑھی تھیں

---

[۱] اعنی حضرت شاہ احمد سعید بن شاہ ابوسعید بن شیخ صفی القدر بن شیخ عزیز القدر بن شیخ محمد عیسیٰ بن شیخ سیف الدین بن خواجہ محمد معصوم بن حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیھم

اور مروجہ علوم کی تحصیل مفتی شرف الدین، شاہ سراج احمد مجددی، مولوی محمد اشرف اور مولوی نور سے کی۔

حضراتِ مجددیہ کا سلوک اوّل سے آخر تک حضرت شاہ صاحب سے حاصل کیا اور شاہ صاحب ہی نے آپ کو خلعت عطا کی، لیکن چونکہ آپ نے جمیع مقامات میں اپنے والد بزرگوار سے بھی توجہات لیں اس لئے شجرہ میں آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی بھی لیا جاتا ہے۔

حضرت شاہ غلام علی نے اپنے ایک رسالہ کمالاتِ مظہری تالیف ۱۲۳۷ھ میں شاہ احمد سعید کے بارے میں لکھا ہے :۔

"حضرت احمد سعید فرزند حضرت ابوسعید بہ علم و عمل و حفظ قرآنِ مجید و احوالِ نسبتِ شریفہ قریب است بہ والد ماجد خود"

۱۲۴۹ھ میں آپ کے والد بزرگوار جب حج کے لئے روانہ ہوئے تو خانقاہ شریف آپ کے حوالے کی جہاں آپ نے طالبانِ حق کو چوبیس سال سات ماہ تک فیض یاب کیا [۱]

۱۲۷۴ھ / ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی میں بے شمار علماء و مشائخ نے بلادِ اسلامیہ کی طرف ہجرت کی ان میں حضرت شاہ احمد سعیدؒ کا اسمِ گرامی سرِ فہرست ہے۔

اُن انتہائی خراب حالات میں بھی آپ چار ماہ تک کامل استقامت کے ساتھ دہلی میں مقیم رہے جب کوئی آپ سے ہجرت کے لئے کہتا تو آپ فرماتے کہ ہم اپنے مشائخ کرام کی اجازت کے بغیر شہر سے باہر نہیں جا سکتے۔ ان حالات میں آپ خود مع فرزندان و مریدین، سراج الدین محمد ابوظفر بادشاہ کے پاس تشریف لے گئے اور کتاب و سنت کے موافق بادشاہ کی فہمائش کی [۲]

---

[۱] حضرت شاہ احمد سعیدؒ کے یہ حالات محمد مظہر مجددی مدنی کی کتاب مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ اور مولانا زید ابوالحسن فاروقی کی کتاب مقاماتِ خیر صفحہ ۸۲-۹۴ سے ماخوذ ہیں نیز ملاحظہ ہو ہمارا مرتبہ رسالہ نفحاتِ عنبریہ (در حالات حضرت شاہ احمد سعیدؒ) مطبوعہ لاہور و ترکی

[۲] محمد معصوم شاہ: ذکر السعیدین فی سیرۃ الوالدین ص ۲۳

ہندوستان کے مقتدر علماء نے اس وقت جہاد کا فتوے جاری کیا، اس فتوے کے اولین محرک اور دستخط کنندہ آپ ہی تھے کہ :-

"ان حالات میں جبکہ انگریز دھلی پر چڑھ آئے ہیں، اور مسلمانوں کی جان و مال خطرہ میں ہے۔ اس صورت میں مسلمانوں پر جہاد فرض ہے یا نہیں" ؟

جہاد کا دھلی میں سب سے پہلے حضرت شاہ احمد سعید نے ہی چرچا کیا۔ اور فتویٰ جہاد پر اپنے دستخط ثبت کیے [1]

آخر استخارہ مسنونہ کے بعد آپ مع اہل وعیال حرمین الشریفین کی طرف ہجرت کے لیے روانہ ہوئے۔ اور راستے کے بے شمار مصائب کے باوجود آپ اپنے خلیفۂ نامدار حضرت خواجہ حاجی دوست محمد قندھاری[2] رحمۃ اللہ علیہ کے پاس انکی خانقاہ موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان تشریف لے گئے حاجی صاحب نے نہایت تپاک سے خیر مقدم کیا۔

---

[1] تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو عبداللطیف : روزنامچہ ۱۸۵۷ء مرتبہ خلیق احمد نظامی ص ۸۰
کمال الدین حیدر : قیصر التواریخ ۲/ ۵۰۴
غالب : خطوط ۲/ ۵۴
محمد ایوب قادری : جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کراچی ۱۹۷۶ء صفحہ ۴۰۷ - ۴۰۸
عتیق صدیقی : اٹھارہ سو ستاون اخبار اور دستاویزیں، دھلی ۱۹۶۶ء ص ۱۹۹

[2] حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۲۸۴ھ / ۱۸۶۷ء) حضرت شاہ ابو سعید مجددی کے مرید اور حضرت شاہ احمد سعید مجددی کے مشہور ترین خلفاء میں سے تھے، پاکستان و ہند، خراسان، عربستان اور ترکی کے بہت سے طالبانِ حق ان کے دستِ حق پرست پر بیعت کر کے خاصانِ خدا میں شامل ہوئے۔ حضرت حاجی صاحب کی کئی مقامات پر خانقاہیں تھیں لیکن آپ کا زیادہ قیام موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان پاکستان میں ہوتا تھا، وصال کے بعد آپ اس خاک پاک میں دفن

حضرت شاہ احمد سعید نے اپنے مریدین اور خانقاہ دہلی حضرت حاجی دوست محمدؒ کے سپرد کی اور اپنے دستِ خاص سے یہ تحریر حاجی صاحب کو عنایت کی۔

"... مریدان خود کہ در ہندوستان و خراسان سکونت میدارند کہ بجائے من مقبول بارگاہ احد حاجی دوست محمد صاحب را کہ خلیفہ من اند بدانند و توجہات از ایشان گرفتہ باشند۔ ... و بہ ضمیت خویش ہم ایشانرا مخصوص گردانیدند و خانقاہ و مکاناتِ محلسرائے خود و تسبیح خانہ حوالہ ایشان نمودند" ۵۱

حضرت حاجی صاحب نے اپنے خلیفہ مولوی رحیم بخش اجمیری ہرصوری (ف ۱۲۸۳ھ)

بقیہ حاشیہ صفحہ ۵

ہوئے۔ حضرت حاجی صاحب کے وصال کے بعد آپ کے خلیفہ حضرت خواجہ محمد عثمان قدس سرہٗ (متوفی ۱۳۱۴ھ) اور ان کے بعد حضرت خواجہ مولانا سراج الدین قدس سرہٗ (ف ۱۳۳۳ھ) اور ان کے بعد حضرت مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب قدس سرہٗ (ف ۱۹۵۷ء) اور آپ کے وصال کے بعد اب حضرت مولانا خواجہ محمد اسمٰعیل مدظلہٗ خانقاہ شریفہ کے سجادہ نشین ہیں، موصوف ذی علم، نہایت متقی اور پابند شرع شیخ طریقت ہیں حضرت کے چار صاحبزادے بھی نہایت اعلیٰ اخلاق کے مالک ہیں۔

راقم الحروف کے ان صاحبزادگان میں سے جناب محمد سعد سراجی ملقب بہ مرشد بابا مدظلہٗ سے بہت اچھے مراسم ہیں موصوف خانقاہ احمدیہ سعیدیہ کے کتب خانہ کی نہایت اچھے طریقے سے حفاظت کر رہے ہیں رسالۂ حاضر اثبات المولد والقیام صاحبزادۂ موصوف ہی کی مہربانی سے ہمیں دستیاب ہوا ہے، موصوف نے اپنے سلسلہ کی کتابیں شائع کرنے کے لئے ایک ادارۂ نشر و اشاعت بھی مکتبۂ سراجیہ کے نام سے موسیٰ زئی شریف ہی میں قائم کیا ہے، کئی قابلِ قدر کتب شائع کی ہیں، خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف کے بزرگانِ کرام کے حالات کے لئے ملاحظہ ہو مکتوباتِ حضرت حاجی دوست محمد قندھاری فوائدِ عثمانیہ اور مقاماتِ عثمانیہ تلخیص و ترجمہ صاحبزادہ مرشد بابا جو مطبوعہ اور مشہور ہیں

۵۱: محمد مظہر: مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ صفحہ ۲۴۰-۲۴۱

کو اُسی وقت حضرت شاہ احمد سعیدؒ کی موجودگی میں اُنھیں خانقاہ شریف (دھلی) جانے کا حکم دیا وہ اُسی وقت روانہ ہو گئے۔

چنانچہ حضرت شاہ احمد سعیدؒ کا جہاز آخر شوال میں جدہ پہنچا، آپ نے ۱۲۷۴ھ/۱۸۵۸ء کا حج ادا کیا اور ربیع الاول ۱۲۷۵ھ کو مدینہ منورہ میں حاضری دی۔

آپ کی اولاد میں چار صاحبزادے عبدالرشید، عبدالحمید، محمد عمر، محمد مظہر اور ایک صاحبزادی روشن آراء تھیں۔

آپ کے خلفاء میں سے حضرت شاہ محمد مظہر نے مناقب احمدیہ میں اسّی حضرات کے نام لکھے ہیں۔ انساب الطاہرین میں حضرت شاہ محمد عمر نے لکھا ہے کہ سینکڑوں افراد آپ سے اجازت و خلافت سے مشرف ہوئے۔

آپ کے علم ظاہری کے تلامذہ کا ذکر کرتے ہوئے صاحب سر الکاملین نے لکھا ہے:۔

بسیارے از علمائے زماں شاگرد حضرت ایشاں بودند مثل مولوی عبد القیوم بن مولوی عبد الحی و مولینا محمد نواب و مولوی احمد علی سہارن پوری محشّد و مولوی ارشاد حسین مجددی و مولوی فیض الحسن سہارن پوری و مولوی عبد العلی بن قاری ہاشم وغیرہم ؎۱

حضرت شاہ احمد سعیدؒ کی تصانیف میں حسب ذیل رسائل ہیں یعنی:۔

(۱) سعید البیان فی مولد سید الانس والجان (اردو) مطبوعہ

(۲) الذکر الشریف فی اثبات المولد المنیف (فارسی)

(۳) الفوائد الضابطہ فی اثبات الرابطہ (فارسی)

(۴) انہار اربعہ (فارسی) مطبوعہ

(۵) تحقیق الحق المبین فی اجوبۃ المسائل الاربعین (فارسی) مطبوعہ

(۶) اثبات المولد والقیام (عربی)

؎۱ بحوالہ مقامات خیر

۱۳۷

(۷) مکتوبات: آپ کے تمام مکاتیب تاحال جمع نہیں کئے گئے۔ صرف ایک سو سینتیس مکاتیب آپ کے خلیفہ حضرت حاجی دوست محمد قندھاری نے جمع کئے۔ جنہیں جناب ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خان صاحب نے تحفۂ زواریہ کے نام سے ۱۳۷۳ھ میں کراچی سے شائع کیا۔

(۸) فتاویٰ: آپ احیاناً فتویٰ بھی دیتے تھے لیکن کسی نے انہیں جمع نہیں کیا۔

رسالہ اثبات المولد والقیام

جیسا کہ اس رسالہ کے نام سے اس کا موضوع عیاں ہے یعنی اس میں مولد و قیام کے بارے میں قوی دلائل سے نتائج اخذ کئے گئے ہیں، رسالہ کے خاتمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف نے یہ رسالہ مولوی محبوب علی جعفری کے رد میں تالیف کیا ہے۔

مولوی محبوب علی کا ذکر صاحب نزہۃ الخواطر نے ان الفاظ میں کیا ہے:-

الشیخ العالم المحدث محبوب علی بن مصاحب علی بن حسن علی بن روشن علی بن رحیم الدین بن فہیم الدین الحسینی الجعفری الدھلوی، احد العلماء المشھورین ولد بدار الملک دھلی فی غرۃ محرم سنۃ مائتین والف وقراء العلم علی الشیخ عبد القادر بن ولی اللہ الدھلوی وحصلت لہ الاجازۃ من الشیخ عبد العزیز بلا واسطۃ وشارک العلامہ اسماعیل بن عبد الغنی الدہلوی فی السماع والقراۃ للترمذی علی الشیخ عبد القادر المذکور وبایع السید المجاہد احمد بن عرفان البریلوی ببیعۃ الجہاد وسافر الی یاغستان مع اصحابہ لینصر فی الجہاد ولکن الشیطان وسوس فی صدرہ فتاخر ورجع الی الھند...... مات فی عاشر ذی الحجۃ سنۃ ثمانین ومائتین والف بہ بلدہ دہلی فدفن بہا[۱]

---

[۱] عبد الحی حسنی: نزہۃ الخواطر ۷/۴۰۶

مولوی محبوب علی (۱۲۰۰-۱۲۸۰ھ) کا ابتداء میں مجاہدین کی جماعت سے تعلق تھا لیکن مجاہدین کے سفرِ یاغستان کے دوران وہ جماعت سے کنارہ کش ہو گئے۔

یہ جماعت ۱۲۴۱ھ میں یاغستان کی طرف گئی اس لئے یہ قیاس غلط نہیں ہے کہ مولوی محبوب علی نے یہ رسالہ اس سفر سے پیشتر لکھا ہو گا، لیکن یہ بات عیاں ہے کہ اس جماعت میں شرکت سے قبل مولوی محبوب علی جعفری اور مولوی محمد اسمٰعیل دھلوی کے درمیان قلمی رابطہ موجود تھا اور یہ دونوں ہم سبق تھے۔ اور یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ مولوی اسمٰعیل تحریک کے آغاز سے پہلے ہی اپنی تقاریر میں "مولد و قیام" کو ناجائز اور "بدعت" کہا کرتے تھے۔

مولوی محبوب علی نے جنگِ آزادی ۱۸۵۷ء کو انگریزوں کے خلاف جہاد کو ناجائز قرار دیا[1] تھا جب کہ صاحبِ رسالہ حاضرہ حضرت شاہ احمد سعید مجددی نے نہ صرف اسے جنگِ آزادی سے تعبیر کیا بلکہ اسے جہاد کا درجہ دلوانے میں سعی بلیغ سے کام لیا، گویا دونوں کے درمیان بلحاظ عقائدِ دینیہ اور افکارِ سیاسیہ، خاصا بعد تھا۔

رسالہ اثبات المولد و القیام کے جس خطی نسخہ کا عکس اس وقت ہم قارئین کرام کی نذر کر رہے ہیں وہ حضرت مصنف کے اپنے ہاتھ کے لکھے ہوئے قلمی نسخے کا ہے جو اس وقت خوش قسمتی سے کتب خانہ خانقاہِ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان (پاکستان) میں محفوظ ہے۔ اس اہم نسخہ کی نشاندہی جناب حضرت محمد سعد سراجی ملقب۔ مرشد بابا فرزند ارجمند حضرت مولانا محمد اسماعیل مدظلہ العالی (سجادہ نشین خانقاہ مذکورہ) نے کی جس کے لئے ہم ان کے شکر گذار ہیں، ان سطور کے لکھتے وقت یہ جان کر انتہائی مسرت ہوئی

---

[1] عبد القادر رام پوری: علم و عمل حواشی محمد ایوب قادری، کراچی ۱۹۶۰ء جلد اول صفحہ ۲۵۴-۲۵۵۔

کہ اس رسالہ کا عکس ہمارے فارسی مقدمہ کے ساتھ مکتبۃ الشیق استنبول ترکی سے رسالہ النعمۃ الکبریٰ علی العالم کے ساتھ بطور ضمیمہ بھی شائع ہو گیا ہے۔

اب رسالہ کے مختصر تعارف کے بعد اصل رسالہ اثبات المولد والقیام ملاحظہ ہو۔

محمد اقبال مجددی
۱۵ ذی قعدہ ۱۳۹۹ھ
۸ اکتوبر ۱۹۷۹ء

دارالمورخین
گیلانی سٹریٹ، منور عزیز
پارک، نیو وسن پورہ
لاہور

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي ارسل رسوله بالهدى ودين الحق
ليظهره على الدين كله ولو كره الكافرون والصلوة
والسلام على من ختم به النبيون وآله واصحابه الذين
هم انوار العيون ايها العلماء السائلون عن دلائل
مولد الشريف لنبينا وسيدنا صلى الله عليه وسلم فاعلموا
ان محفل المولد الشريف يشتمل على ذكر الروايات الثابتة والاحاديث
الصحاح الدالة على جلالة قدره واحوال ولادته ومعراجه
ومعجزاته ووفاته صلى الله عليه وسلم كلما ذكره الذاكرون
وكلما غفل عن ذكره الغافلون فانكاركم مبني على
عدم استماعه فان كنتم مسلمين مشتاقين الى استماع احوال
محبوب رب العلمين سيد الانبياء والمرسلين صلى الله عليه وسلم
فاحضروا لدينا واستمعوا ليظهر عليكم صدق ما ادعينا
وهو في الحقيقة وعظ وتذكير لمن التقى السمع وهو شهيد
مامور به في كلام رب العلمين بقوله تعالى وذكر فان

الذکری تنفع المومنین لا کوعظ الجهال فی زماننا الذین
اتخذوا انفسهم علماء وصلحاء المشتمل علی تحقیر الانبیاء والاولیاء
واغتیاب المومنین الکاملین وقد نهی الله سبحانه عن الغیبة
فی کلامه المجید حیث قال جل جلاله ولا یغتب بعضکم
بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیه میتا فکرهتموه واتقوا الله
ان الله تواب رحیم ضلوا فاضلوا اضاعوا فاضاعوا بیخردی چند
زخود بیخبر عیب پسندند مرغم هنر باد شوند از چراغی رسند
دود شوند از بدماغی رسند نعوذ بالله منهم وذکر الرسول صلی الله علیه وسلم
بعینه ذکر الله سبحانه روی ابو سعید الخدری ان النبی صلی الله علیه وسلم
قال اتانی جبریل فقال ان ربی وربک یقول تدری کیف
رفعت ذکرک قلت الله ورسوله اعلم قال قال الله سبحانه
اذا ذکرت ذکرت معی قال ابن عطاء جعلت تمام الایمان
بذکری معک وقال ایضا جعلتک ذکرا من ذکری فمن
ذکرک ذکرنی کما هو مذکور فی الشفاء فالمانع من ذکر الله
وذکر الرسول یکون من جنود ابلیس المتنفر عن ذکر الله تعالی

لان المؤمن المحب يشتاق ويتلذذ بذكر المحبوب كما قال الشاعر

اعد ذكر نعمان لنا ان ذكره هو المسك ما كررته يتضوع

ويبذل الاموال والاولاد والازواج والانفس لاستماع
ذكر المحبوب كما هو ماثور عن الخليل صلى الله على نبينا وعليه وبارك
وسلم فمن شاء يكون من حزب الله الا ان حزب الله هم
المفلحون ومن شاء يكون من حزب الشيطان الا ان حزب
الشيطان هم الخاسرون وبذكر بعض الدليل المخصوص التي
صرح بها العلماء الكبار على رغم انف الاشرار استخرج الامام
الحافظ ابو الفضل ابن حجر اصله من السنة حيث قال قد ظهر لي تخريجها
على اصل ثابت وهو ما ثبت في الصحيحين من ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم قدم المدينة فوجد اليهود يصومون يوم عاشوراء فسالهم
فقالوا هذا اليوم اغرق الله فيه فرعون ونجى موسى فنحن نصومه
شكرا لله تعالى فقال انا احق بموسى منكم فصامه وامر بصيامه فيستفاد
منه فعل ذلك شكر الله تعالى على ما من به في يوم معين من اسداء نعمة
او دفع نقمة ويعاد ذلك في نظير ذلك اليوم من كل سنة والشكر

لله تعالى يحصل بانواع العبادات السجود والقيام والصدقة والتلاوة
واى نعمة اعظم من النعمة ببروز هذا النبى الكريم نبى الرحمة فى ذلك
اليوم وعلى هذا فينبغى ان يتحرى اليوم بعينه حتى يطابق قصة
موسى فى يوم عاشوراء انتهى وقال شيخنا شيخ الاسلام بقية المجتهدين
الاعلام جلال الدين ابو الفضل عبد الرحمن بن ابى بكر السيوطى رحمه الله
وقد ظهر لى تخريجه على اصل اخر غير الذى ذكره الحافظ وهو ما رواه البيهقى
عن انس رض ان النبى صلى الله عليه وسلم عق عن نفسه بعد النبوة مع انه ورد
ان جده عبد المطلب عق عنه فى سابع ولادته والعقيقة لا تعاد مرة
ثانية فيحمل ذلك على ان هذا فعله صلى الله عليه وسلم اظهارا للشكر على
ايجاد الله تعالى اياه رحمة للعالمين وتشريفا لامته صلى الله عليه وسلم
كما كان يصلى على نفسه لذلك فيستحب لنا ايضا اظهار الشكر بمولده
بالاجتماع واطعام الطعام ونحو ذلك من وجوه القربات
والمسرات انتهى وصرح بمثل ذلك فى شرح سنن ابن ماجه وقال
الشيخ الامام جلال الدين عبد الرحمن ابن عبد الله مولد رسول الله
صلى الله عليه وسلم مبجل مكرم قدس يوم ولادته وشرف وعظم

وكان وجوده مبدء سبب النجاة لمن تبعه ومن اعد له الله حظه لولادته
صلى الله عليه وسلم ثمت بركاته على من اهتدى به فشابه هذا اليوم يوم الجمعة
من حيث ان يوم الجمعة لا تسعر فيه جهنم هكذا ورد عنه صلى الله عليه وسلم
فمن المناسب اظهار السرور وانفاق الميسور واجابة من دعاه رب
الوليمة للحضور انتهى والامام ابو عبد الله بن الحاج قال في فضيلة شهر
مولد نبينا صلى الله عليه وسلم هذا الشهر فضله الله تعالى وفضلنا فيه
بهذا النبي الكريم الذي من الله علينا فيه بسيد الاولين والاخرين
فكان يجب ان يزاد فيه من العبادة والخير شكرا لله سبحانه على ما
اولانا فيه من هذه النعم العظيمة وان كان النبي صلى الله عليه وسلم
لم يزد فيه على غيره من الشهور شيئا من العبادات وما ذاك الا لرحمته صلى الله عليه
وسلم لامته ورفقه بهم لانه عليه الصلوة والسلام كان يترك العمل
خشية ان يفرض على امته رحمة منه بهم لكن اشار عليه الصلوة والسلام
الى فضيلة هذا الشهر العظيم بقوله للسائل الذي سأله عن صوم يوم الاثنين
ذلك يوم ولدت فيه فتشريف هذا اليوم متضمن لتشريف هذا الشهر
الذي ولد فيه فينبغي ان نحترمه حق الاحترام ونفضله بما فضل الله به

الشهر الفاضلة وفضيلة الازمنة والامكنة بما خصها الله به من العبادات
التي تفعل فيها لما قد علم ان الامكنة والازمنة لا تشريف لها لذاتها
وانما يحصل لها التشريف بما خصت به من المعاني فانظر الى ما خص الله به هذا
الشهر الشريف ويوم الاثنين الا ترى ان صوم هذا اليوم فيه فضل عظيم
لانه صلى الله عليه وسلم ولد فيه فعلى هذا ينبغي انه اذا دخل هذا الشهر الكريم
ان يكرم ويعظم ويحترم بالاحترام اللائق به اتباعا له صلى الله عليه وسلم
في كونه كان يخص الاوقات الفاضلة بزيادة فعل البر فيها وكثرة الخيرات
انتهى وقال الشيخ احمد بن خطيب القسطلاني في المواهب اللدنية واذا كان
يوم الجمعة التي خلق فيه آدم عليه السلام خص بساعة لا يصادفها عبد
مسلم يسأل الله فيها خيرا الا اعطاه اياه فما بالك بالساعة التي ولد
فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يجعل الله في يوم الاثنين يوم
ولده من التكليف بالعبادات ما جعل في يوم الجمعة المخلوق فيه
آدم من الجمعة والخطبة وغير ذلك اكراما لنبيه صلى الله عليه وسلم بالتخفيف
عن امته بسبب عناية وجوده قال الله تعالى وما ارسلناك الا رحمة
للعالمين ومن جملة ذلك عدم التكليف عن عبادة الانصاري

انه صلى الله عليه وسلم سئل عن صيام يوم الاثنين قال ذلك يوم ولدت فيه
وانزلت علي فيه النبوة رواه مسلم وفي المسند عن ابن عباس قال ولد النبي صلى الله
عليه وسلم يوم الاثنين واستنبئ يوم الاثنين وخرج مهاجرا من مكة الى المدينة يوم
الاثنين ودخل المدينة يوم الاثنين ورفع الحجر يوم الاثنين انتهى قال
الحافظ ابو شامة شيخ النووي في كتابه الباعث على انكار البدع والحوادث مثل هذا
الحسن يندب اليه ويشكر فاعله ويثنى عليه انتهى وقال الشيخ الامام العالم العلامة
نصير الدين المبارك في فتوى بخطه ذلك جائز ويثاب فاعله اذا
احسن القصد انتهى وقال الامام العلامة ظهير الدين هذا حسن اذا قصد
فاعله جمع الصالحين والصلوة على النبي الامين واطعام الطعام للفقراء
والمساكين وهذا القدر يثاب عليه بهذا الشرط في كل وقت انتهى
قال الشيخ نصير الدين هذا اجتماع حسن يثاب قاصده وفاعله على
واجتماع الصلحا ليأكلون الطعام ويذكرون الله تعالى ويصلون
على رسول الله صلى الله عليه وسلم تضاعف القربات والمثوبات انتهى
وقال الامام الحافظ ابو محمد عبد الرحمن ابن اسمعيل ومن احسن ما ابتدع
في زماننا هذا ما كان يفعل كل عام في اليوم الموافق ليوم مولد النبي

صلى الله عليه وسلم من الصدقات والمعروف واظهار الزينة والسرور فان ذلك
مع ما فيه من الاحسان الى الفقراء يشعر بمحبة النبي صلى الله عليه وسلم وتعظيمه
وجلالته في قلب فاعله وشكر الله تعالى على ما من به من ايجاد رسوله الذي ارسله
رحمة للعالمين صلى الله عليه وسلم وعلى جميع الانبياء والمرسلين انتهى وهكذا قال
الشيخ الامام العلامة صدر الدين موهوب بن عمر الجزري رحمه الله وهذه كلها
منقولة من السيرة الشامية واما ما ذكرت من نسبة المنع الى الامام الهمام
مجاهد وكذلك الى امامنا وقبلتنا منع عن حضور مجلس الغناء ولو كان
في ضمن القرآن وقصائد النعت لا عن القرآن والحديث كما زعم
الجاهلون بمرامه سبحانك هذا بهتان عظيم يعظكم الله ان تعودوا لمثله
ابدا ان كنتم مؤمنين فانظر بعين الانصاف في مكاتيبه قال رضي الله عنه
في مكتوبه الموفي مائتين وستا وستين من الجلد الاول بدانند كه سماع
ورقص في الحقيقة داخل لهو ولعب است كريمه ومن الناس من يشتري
لهو الحديث در شان منع سرود نازل شده است چنانكه مجاهد كه شاگرد
ابن عباس است واز كبار تابعين مى گويد كه مراد از لهو الحديث سرود است
في المدارك لهو الحديث السمر والغناء وكان ابن عباس وابن مسعود يحلفان
انه الغناء وقال المجاهد في قوله تعالى والذين لا يشهدون الزور اي لا يحضرون
الغناء الى اخر ما قال پس خيال بايد كرد كه تعظيم مجلس سماع ورقص نمودن
بلكه اشتراط عقيدت وعبادت داشتن چه شناعت دارد نعوذ بالله منه

که پیران ما باین امر مبتلا شده‌اند و ما متابعان آنرا از تقلید این امر وا رهانیده‌اند
شنیده میشود که مخدوم زاده‌ها مقید بسرود دارند و مجلس سرود و قصیده
خوانی در شبهای جمعه منعقد میسازند و اکثر یاران درین امر موافقت
مینمایند عجب‌تر از عجب پیران سلسله سلسله دیگر عمل پیران خود را بهانه
ساخته ارتکاب این امر مینمایند و حرمت شرعی را بعمل پیران
خود دفع میکنند اگرچه فی الحقیقه درین امر محق نباشند باری
درین ارتکاب چه معذور شده خواهند بود حرمت شرعی یکطرف
و مخالفت طریقه پیران خود یکطرف نه اهل شریعت ازین فعل
راضی اند و نه اهل طریقت اگر حرمت شرعی نبودی مجرد احداث
امر در طریقت شنیع بودی فکیف که حرمت شرعی با آن جمع شود
انتهی قدر الحاجه و ایضا قال رضی الله عنه فی الجلد الثالث دیگر در باب
سرود خوانی اندراج یافته بود در نفس قرآن خواندن بصوت حسن
و در قصائد نعت و منقبت خواندن چه مضائقه است ممنوع تحریف
و تغییر حروف قرآن است و التزام رعایت مقامات نغمه و تردید صوت با آن بطرق
الحان با تصفیق مناسب آن که در شعر نیز غیر مباح است اگر بنحوی خوانند
که تحریفی در کلمات قرآنی نشود و در قصاید خواندن شرائط مذکوره متحقق
نگردد و آنرا هم بغرض صحیح تجویز نمایند چه مانع است انتهی پس ظاهر شد
که مراد امام ما قدس سره ازین عبارت مکتوب سیوم که مانعان آنرا نقل
میکنند و تمسک خود مینمایند قصاید خوانی نعت در پرده نغمه

و تردید صوت بان بطریق الحان با تصفیق مناسب آلست چنانچه از نفس
عبارت امام نقل نموده شد پس همه اینها مطلقا کی فهمو افتت الحق و زهق الباطل
ان الباطل کان زهوقا سبحان الله و بحمده این فرقه باطله محبت و شیره خود کس ساخته
که برای اغوای جهال کالانعام و ترویج رزکاسد خود نام بزرگان و امامان ما را
بدنام نموده است میگویند که فلان بزرگ چنین نوشته است سبحانه و تعالی عما یقولون
علوا کبیرا باقی ماند کلام در قیام وقت ذکر ولادت شریف آنحضرت صلی الله علیه و سلم
پس بدانید که قیام برای تعظیم سرور عالم صلی الله علیه و سلم در حالت حیات آنحضرت
از صحابه کرام ثابت گردیده است عن ابی هریرة قال کان رسول الله صلی الله علیه و سلم
یجلس معنا فی المسجد یحدثنا فاذا قام قمنا قیاما حتی نراه قد دخل بعض
بیوت ازواجه مشکوة المصابیح و اعلم ان حرمة النبی صلی الله علیه و سلم بعد
موته و تعظیمه و توقیره لازم کما کان حال حیاته و ذلک عند ذکره صلی الله
علیه و سلم و ذکر حدیثه و سنته و سماع اسمه و سیرته و معاملة آله و عترته و تعظیم
اهل بیته و صحابته شفا ازین روایت معلوم گردید که موت و حیات آنحضرت
و رسالت مآب در تعظیم و توقیر یکسان است پس هرگاه اگر کسی تعظیم قدوم میمنت
لزوم آنحضرت را از عالم ارواح بعالم اشباح بجا آرد چه مضائقه است با وجود یکه
علمای خیر البقاع و مفتیان مذاهب اربعه فتوا باستحباب آن داده اند و مفتی
حنبلی بوجوب آن حکم نموده و مولانا عبد الله سراج حنفی مفتی و محدث حرم شریف
که یکتای عهد خویش بود و در اسی و رس فقه و حدیث برانواد سه زده در اوستادان
می نشست و اعتراف کمال مصنف مولانا موصوف نمود نیز فتوا باستحسان قیام

حاجه فتوہای مسطورہ مختومہ بمہر راقم سطور موجود اند ہر کس خواہد ببیند
و امام برزنجی در عقد الجوہر ہم اثبات استحسان آن فرمودہ حیث قال
وقد استحسن القیام عند ذکر مولدہ الشریف ائمة ذو روایة و درایة
فطوبی لمن کان تعظیمہ صلی اللہ علیہ وسلم غایة مرامہ ومرماہ حالا نقل
فتوہای علماء مذکورین میرود آنرا باید شنید سوال ما قول العلماء المحققین
فی القیام المعمول بین العلماء والصلحاء فی العرب والعجم عند ذکر ولادة
سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم فی قراءة المولد المبارک ہل ہو واجب
او مستحب او مباح او غیر ذلک بینوا جوابا مدللا شافیا کافیا واختموا
علیہ تؤجروا اجرا کثیرا الجواب الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین
اصطفی اما القیام اذا جاء ذکر ولادتہ عند قراءة المولد الشریف
توارثہ الائمة الاعلام واقرہ الائمة والحکام من غیر نکیر منکر ولا رد
راد ولہذا کان مستحسنا ومن یستحق التعظیم غیرہ ویکفی اثر عبد اللہ بن مسعود
ما راہ المسلمون حسنا فہو عند اللہ حسن واللہ ولی التوفیق والہادی الی
سواء الطریق حررہ خادم الشریعة والمنہاج عبد اللہ بن المرحوم عبد الرحمن
سراج الحنفی المدرس بمسجد اللہ الحرام انتہی واجاب مفتی الشافعیة
عثمان حسن الدمیاطی الشافعی جوابا طویلا نذکرہ علی سبیل الاجمال
القیام عند ذکر ولادة سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم فی قراءة المولد

الشريف تعظيما له صلى الله عليه وسلم امر لا شك في استحبابه وطلبه واستحسانه

وبذلك يحصل لفاعله من الثواب الحظ الاوفر والخير الاكبر لانه تعظيم اي تعظيم

للنبي الكريم ذي الخلق العظيم الذي اخرجنا الله به من ظلمات الكفر الى نور الايمان

وخلصنا به من نار الجهل الى جنات المعارف والايقان فتعظيمه صلى الله عليه وسلم فيه

مسارعة الى رضى رب العالمين واظهار لاقوى شعائر الدين ومن يعظم شعائر الله

فانها من تقوى القلوب ومن يعظم حرمات الله فهو خير له عند ربه ثم بين الادلة

الى ان قال فاستفيد من مجموع ما ذكرناه استحباب القيام له صلى الله عليه وسلم عند ذكر

ولادته لما في ذلك من كمال التعظيم له صلى الله عليه وسلم لا يقال القيام عند ذكر

ولادته بدعة لانا نقول ليس كل بدعة مذمومة كما اجاب بذلك الامام

المحقق الولي ابو زرعة العراقي حين سئل عن فعل المولد امستحب او مكروه وهل

ورد فيه شيء او هل فعله من يقتدى به فاجاب بقوله الوليمة واطعام الطعام

مستحب كل وقت فكيف اذا انضم الى ذلك السرور بظهور نور النبوة

في هذا الشهر الشريف ولا نعلم ذلك عن السلف ولا يلزم من كونه بدعة كونه

مكروها فكم من بدعة مستحبة بل واجبة اذا لم ينضم لذلك مفسدة وانه المرغوب

انتهى نقله عنه العلامة ابن حجر في مولده الكبير فيقال نظير ذلك في القيام

عند ذكر ولادته صلى الله عليه وسلم وايضا فقد اجتمعت الامة المحمدية من اهل

السنة والجماعة على استحسان القيام المذكور وقد قال صلى الله عليه وسلم

لا تجتمع امتي على الضلالة قال العلامة السيد البرزنجي جرت العادة بقيام الناس

اذا انتهى المداح الى ذكر مولده صلى الله عليه وسلم وهي بدعة مستحبة لما فيه
من اظهار الفرح والسرور والتعظيم قال الامام العالم العلامة ابو زكريا يحيى الصرصري
الحنبلي نفعنا الله به قليل لمدح المصطفى الخط بالذهب على فضة من خط
احسن من كتب وان تنهض الاشراف عند سماعه قياما صفوفا او جثيا
على الركب اما الله تعظيما له اسمه كتب على عرشه يا رتبة سمت على الرتب
وفي هذا القدر كفاية لمن وفقه الله وهداه وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه
وسلم تسليما كثيرا قاله بفمه وامر برقمه الفقير الى احسان ربه في الدنيا والآخرة
عثمان حسن الدمياطي الشافعي خادم طلبة العلم بالمسجد الحرام وبالجامع الازهر
سابقا غفر الله له جميع ذنوبه وستر في الدارين جميع عيوبه واحبابه اجمعين
والحمد لله رب العالمين انتهى الحمد لله رب العالمين رب زدني علما نعم استحسنه
كثيرون والله سبحانه اعلم كتبه الفقير عبد الله بن محمد الميرغني الحنفي مفتي
مكة المكرمة الحمد لله عز شأنه رب زدني علما القيام عند ذكر ولادة سيد
الاولين والآخرين صلى الله عليه وسلم استحسنه كثير من العلماء والله اعلم كتبه
حسين ابن ابراهيم مفتي المالكية بمكة المحمية مصليا مسلما الحمد لله وحده اللهم
هداية للصواب نعم القيام عند ذكر ولادته صلى الله عليه وسلم استحسنه العلماء
وهو حسن لما يجب علينا من تعظيمه صلى الله عليه وسلم والله اعلم كتبه الفقير لربه
محمد عمر ابن ابي بكر الريس مفتي الشافعية بمكة المكرمة ما بالله علمه الحمد لله رب
العالمين اللهم هداية للحق والصواب نعم يجب القيام عند ذكر ولادته صلى الله عليه وسلم

لما استحسنه العلماء الاعلام وقضاة الدين والاسلام فذكروا ان عند ذكر ولادته
تحضر ارواح انبيائه صلى الله عليه وسلم فعند ذلك يجب التعظيم والقيام والله
سبحانه وتعالى اعلم كتبه الفقير الى الله تعالى محمد بن يحيى مفتي الحنابلة
في مكة المشرفة انتهى وما كتبت من انكم تحتفلون عيدا ثالثا في
شهر ربيع الاول من عند انفسكم فجوابه نعم حق علينا معاشر المسلمين
ان نجعل ليالي شهر مولده صلى الله عليه وسلم اعيادا الا عيدا واحدا كما صرح
به العلماء الكبار من المحدثين قال احمد بن خطيب القسطلاني في المواهب
اللدنية وارضعته صلى الله عليه وسلم ثويبة عتيقة ابي لهب اعتقها
حين بشرته بولادته صلى الله عليه وسلم وقد رؤي ابو لهب بعد موته
في النوم فقيل له ما حالك قال في النار الا انه خفف عني كل ليلة اثنين
وامص من بين اصبعي هاتين ماء واشار الى راس اصبعه وان ذلك باعتاقي
لثويبة عندما بشرتني بولادة النبي صلى الله عليه وسلم وبارضاعها له قال
ابن الجوزي فاذا كان ابو لهب الكافر الذي نزل القرآن بذمه جوزي
في النار بفرحه ليلة مولد النبي صلى الله عليه وسلم فما حال المسلم الموحد
من امته عليه السلام يسر بمولده ويبذل ما تصل اليه قدرته في محبته صلى الله
عليه وسلم لعمري انما كان جزاؤه من الله الكريم ان يدخله بفضله العميم
جنات النعيم ولا زال اهل الاسلام يحتفلون بشهر مولده صلى الله عليه وسلم
ويعملون الولائم ويتصدقون في لياليه بانواع الصدقات ويظهرون

السرور ويزيدون في المبرات ويعتنون بقراءة مولده الكريم ويظهر عليهم
من بركاته كل فضل عميم ومما جرب من خواصه أنه أمان في ذلك العام
وبشرى عاجلة بنيل البغية والمرام فرحم الله امرأ اتخذ ليالي شهر مولده
المبارك أعيادا ليكون أشد علة على من في قلبه مرض وأعيى داء
وتلك الليلة أفضل من ليلة القدر بلا شبهة لأن ليلة المولد ليلة ظهوره
صلى الله عليه وسلم وليلة القدر معطاة له وما شرف بظهور ذات
الشريف من أجله أشرف مما شرف بسبب ما أعطيه ولأن ليلة القدر شرفت
بنزول الملائكة فيها وليلة المولد شرفت بظهوره صلى الله عليه وسلم فيها ولأن ليلة
القدر وقع التفضيل فيها على أمة محمد صلى الله عليه وسلم وليلة المولد
الشريف وقع التفضيل فيها على سائر الموجودات فهو الذي بعثه الله
رحمة للعالمين وعمت به النعمة على جميع الخلائق من أهل السموات والأرضين
صلى الله عليه وعلى آله وصحبه وأتباعه أجمعين انتهى وهذا الذي ذكرت
نبذة من دلائلنا الكثيرة وفي هذا القدر كفاية لمن هداه الله سبحانه
قال الله تعالى وما أنت بهادي العمي عن ضلالتهم إن تسمع إلا من يؤمن
بآياتنا فهم مسلمون وأما ما حررت أن كنتم تدعون مذهبنا من المذاهب

المتعددة فجزاه بحسن جهده سبحانه على الملة الحنفية البيضاء مشهورون سلفا وخلفا
وان خفي على الاغبياء خورشيد نه مجرم ار کسی بینا نیست خوش گفت گر نه بیند
بروز شپره چشم چشمهٔ آفتاب را چه گناه واعتقادنا على ان الله تعالى واحد
لا شريك له ولا نظير له ولا ضد له ولا شبيه له ولا ند له وهو موصوف بما وصف به
نفسه مسمى بما سمى به نفسه ليس بجسم ولا جوهر وليس بمتحيز بل هو خالق كل متحيز وحيز
ولا بعرض لا اجتماع له ولا افتراق له ولا ابعاض له لا يزعجه ذكر ولا يلحقه
فكر ولا تحققه اعتبار ولا تبعثه الاستتار ولا تحيط به الافكار ولا تدركه
الابصار وكل شيء عنده بمقدار وكلما تصور في الوهم او حواه الفهم فانه بخلافه
ان قلت متى فقد سبق الوقت كونه وان قلت كيف فقد احتجب عن الوصف
ذاته وان قلت اين فقد تقدم المكان علة كل شيء صنعه ولا علة لصنعه ليس لذاته
تكيف ولا لفعله تكيف احتجب عن العقول كما احتجب عن الابصار ليس كذاته
كالذوات ولا صفاته كالصفات ونؤمن على اثبات ما ذكر الله تعالى في كتابه
وصح عن النبي صلى الله عليه وسلم في اخباره من ذكر الوجه والنفس والسمع والبصر واليد
من غير تمثيل ولا تعطيل كما قال عز اسمه ليس كمثله شيء وهو السميع البصير وبالرؤية
في الجنة وما جاءت به الروايات عن النبي صلى الله عليه وسلم من الجنة والنار واللوح

والقلم والحوض والصراط والشفاعة والميزان والصور وعذاب القبر
وسؤال منكر ونكير واخراج قوم من النار بشفاعة الشافعين والبعث
بعد الموت وان الجنة والنار خلقتا للبقاء وان اهلها فيها
مخلدون وان اهل النار مخلدون معذبون غير اهل الكبائر
من المؤمنين فانهم في النار لا يخلدون والله تعالى خالق
افعال العباد كما انه خالق لاعيانهم والله خلقكم وما تعملون
والخلق كلهم يموتون باجالهم وان الشرك وسائر انواع المعاصي
بقضاء الله وقدره من غير ان يكون لاحد من الخلق على الله
حجة بل لله الحجة البالغة وانه لا يرضى لعباده الكفر ولا المعاصي
والرضاء غير الارادة ونرى الصلوة خلف كل بر وفاجر
ولا نشهد لاحد من اهل القبلة بالجنة لخير اتى به ولا لاحد بالنار
لكبيرة اتى بها والخلافة لقريش ليس لاحد منا منازعتهم فيها
ولا نرى الخروج على الولاة وان كانوا ظلمة ونؤمن بالكتب
المنزلة والانبياء والمرسلين وانهم افضل البشر وان محمدا
صلى الله عليه وسلم افضلهم وان الله تعالى ختم به الانبياء وان
افضل البشر من بعده ابو بكر ثم عمر ثم عثمان ثم علي ثم تمام العشرة
ثم الذين شهد لهم بالجنة ثم القرن الذي بعث فيهم رسول الله
صلى الله عليه وسلم ثم العلماء العاملون ونعتقد على تفضيل الآل

من البشر على خواص الملائكة وخواص الملائكة افضل من عوام البشر وهم افضل
من عوام الملائكة وبين الملائكة تفاضل كما بين المؤمنين وكمال الايمان
اقرار باللسان وتصديق بالجنان وعمل بالاركان فمن ترك الاقرار
فهو كافر ومن ترك التصديق فهو منافق ومن ترك العمل فهو فاسق
ومن ترك الاتباع فهو مبتدع وان الناس يتفاضلون في ثمرات
الايمان وان المؤمن بالقلب لا ينفع ما لم يتكلم بكلمتي الشهادة الا
ان يكون لعذر ثبت بالشرع وافعال العباد التي هي سبب للسعادة والا
للشقاوة السعيد من سعد في بطن امه والشقي من شقي والثواب على الطاعة
فضل والعقاب على المعصية عدل ولا يجب شيء منها عليه فانه يفعل
ما يشاء ويحكم ما يريد لا معقب لحكمه ولا راد لقضائه والرضاء والسخط
نعمتان قديمتان لا يتغيران بافعال العباد فمن رضي عنه استعمله عمل
اهل الجنة ومن سخط عليه استعمله عمل اهل النار واما الحكمة في تعلق الرضاء
باحد والسخط بآخر فقد عجز عن تحقيقه البشر ومن ههنا قال العصم فتلك
مسئلة القضاء والقدر والرضاء بالقضاء والصبر على البلاء والشكر
على النعماء واجب على الناس كما في الحديث القدسي من لم يرض بقضائي
ولم يصبر على بلائي ولم يشكر على نعمائي فليطلب ربا سوائي والخوف والرجاء
زمامان للعبد يمنعانه من سوء الادب وكل قلب خلا منهما فهو خراب
والدهر والنبي واحكام العبودية لازمة للعبد ما دام عاقلا غير انه اذا

صفا قلبه مع الله سقط عنه كلفة التكاليف لا نفس وجوبها والبشرية لا
تزول عن أحد ولو تربع في الهواء غير أنها تضعف تارة وتقوى أخرى
والحرية من رق النفس جائزة في حق الصديقين والصفا المؤيد بتمكين يعني
عن العارفين والعبد ينتقل في الأحوال حتى يصير إلى نعت الروحانيين
فيطوى له الأرض ويمشي على الماء ويغيب عن الأبصار ويصعد إلى الهواء
ويطير في غير محله من القرى والصحارى والحب في الله والبغض في الله
من أوثق عرى الإيمان والأمر بالمعروف والنهي عن المنكر واجب
على من أمكنه بما أمكنه وكرامات الأولياء ثابتة وهي في الحقيقة من جملة
معجزات الأنبياء إذ فيها دلالة على كمال التابع وهو متوقف على كمال
المتبوع وأكمل المتبوعين وأفضل المحبوبين نبينا المصطفى ورسولنا
المجتبى المخصوص بالشفاعة الكبرى والوسيلة العظمى صاحب قاب قوسين
أو أدنى وواقف أسرار دنى فتدلى صلى الله عليه وعلى آله وأصحابه
البررة التقى وبارك وسلم صلوة وسلاما لا تعد ولا تحصى
حرره أحقر عباد الله المجيد أحمد سعيد المجددي نسبا وطريقة
في جواب كتاب محبوب علي الجعفري ١٢